سلسلۂ تقاریر الٓمٓ

سورۂ مریم

ڈاکٹر اسرار احمد

السلام علیکم! نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کٓھٰیٰعٓصٓ ۝ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَهٗ زَکَرِیَّا ۝ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ۔

قرآن حکیم کی دو سورتوں کا آغاز پانچ پانچ حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔ ایک سورۂ مریم اور دوسری سورۂ شوریٰ۔ سورۂ مریم مصحف میں سولہویں پارے میں واقع ہے۔ یہ سورۃ ۹۸ آیات اور ۶ رکوعوں پر مشتمل ہے۔ اس کا آغاز ہوتا ہے حروف مقطعات کٓھٰیٰعٓصٓ سے۔ ان حروف کے بارے میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ رائے منقول ہے کہ ان میں سے ہر حرف اللہ تعالیٰ کے کسی نام یا اس کی کسی صفت کو ظاہر کر رہا ہے۔ جیسے ک سے کریم، ھ سے ھادی، ع سے علیم، ص سے صادق۔ واللہ اعلم!

اس کی تائید میں ایک اثر بھی ملتا ہے حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دعا میں یہ الفاظ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

یا کٓھٰیٰعٓصٓ اغفر لی

اے وہ ہستی جو کٓھٰیٰعٓصٓ ہے میری مغفرت فرما دے — یہ روایت سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی میں موجود ہے مزید برآں علامہ ابن جریر طبری نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

اس سورہ کی ابتدائی ۴۰ آیات میں حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ ؑ

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

کا ذکر ہے ، اور اس سے اصل مقصود ہے عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیتِ مسیح کی نفی ۔ یعنی ان کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں اور الوہیت میں شامل ہیں ۔ اس کی پُر زور نفی کے لیے یہاں جو حالات و واقعات بیان ہوئے ہیں ان کا لب لباب یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش اگر معجزانہ طور پر بن باپ کے ہوئی ، گویا کہ عام فطری قانون یہاں ٹوٹ گیا ، تو اس سے اُن کی اُلوہیت لازم نہیں آتی ، اس لیے کہ عین ان سے متصلاً قبل حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں بھی حضرت یحیٰی کی جو پیدائش ہوئی تھی وہ بھی عام دنیاوی قاعدے اور قانون کے مطابق عام طبعی قوانین کے تحت نہیں تھی ۔ اور وہ یُوں کہ حضرت زکریا اور انکی اہلیہ دونوں نہایت ضعیف تھے بہت بوڑھے تھے اور اس پر مستزاد یہ کہ حضرت زکریا کی اہلیہ حضرت یحیٰی کی والدہ تمام عمر بانجھ رہی تھیں ، ایک بانجھ عورت کے ہاں اور وہ بھی انکے بڑھاپے کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا فرمائی ، چنانچہ اس سورۂ مبارکہ میں حضرت یحیٰی علیہ السلام کا ذکر کر کے بتایا گیا تاکہ واضح ہو جائے کہ اگر خرقِ عادت ولادت ہی کسی الوہیت کی دلیل ہے تو پھر صرف مسیحؑ ہی کو نہیں حضرت یحیٰی علیہ السلام کو بھی الوہیت میں شامل ماننا پڑے گا ۔

اس سلسلہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا وہ کلام بھی نقل ہوا ہے جو انہوں نے اللہ کے حکم سے پنگھوڑے میں اپنی والدہ کی برأت کے لیے کیا تھا اس لیے کہ بن باپ کے بیٹے کی پیدائش ظاہر بات ہے کہ کسقدر ایک بڑی بات تھی جو حضرت مریم سلام علیہا کے ساتھ ہوئی ۔ قوم نے جب انہیں ملامت کرنی شروع کی ۔ یٰاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ کہ اے مریم اتم نے یہ کیا کیا ؟ نہ تمہارے والد کوئی بُرے شخص تھے ، نہ تمہاری والدہ کوئی آوارہ مزاج خاتون تھیں ۔ اس کے جواب میں ، جیسا کہ انہیں اشارہ کیا جا چکا تھا کہ تم خاموش رہنا انہوں نے عیسٰیؑ کی طرف اشارہ کر دیا ۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۝ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝

چنانچہ حضرت مریم سلامُ علیہا نے اشارہ کر دیا کہ اس سے پُوچھو ۔ لوگوں نے کہا کہ ہم کیسے کلام کریں اس بچے سے ، یہ ابھی پنگھوڑے میں ہے ، پالنے میں ہے چھوٹا سا معصوم بچہ ہے ، لیکن عین اس وقت اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر حضرت عیسی علیہ السلام سے کہلوایا ۔

قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۔ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا ۝

"کہا (حضرت عیسٰی نے) میں اللہ کا بندہ ہوں ۔ اُس (اللہ) نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور

© rasailojaraid.c

مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں میں ہوں اور اس نے مجھے تاکید کی ہے نماز اور زکوٰۃ کی جب تک میں زندہ ہوں۔" ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ یہ ہیں عیسیٰ ابن مریم۔ ان کی زندگی اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی زندگی ابتدا تا اختتام، جو بھی ہوتا ہے اس کی کل معجزہ ہی نظر آتی ہے لیکن کوئی بھی معجزہ ہو، درحقیقت وہ قدرتِ خداوندی سے ظاہر ہوتا ہے کسی کے ہاتھ سے یا کسی کے ذریعے معجزہ ظاہر ہوتا ہے اس شخص کو خدا نہیں بنا دیتا۔ بلکہ درحقیقت معجزہ قدرت خداوندی کا ثبوت ہے۔ اس ضمن میں اس سورۂ مبارکہ کے آخر میں بہت زجر کا انداز ہے اور بڑی وعید آئی ہے ان لوگوں کے لیے جو خدا کے لیے بیٹا یا بیٹی مانتے ہیں، خدا کے لیے اولاد تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ کا غیظ و غضب بڑی شدت کے ساتھ ظاہر ہوا ارشاد ہوتا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝

انہوں نے کہا رحمٰن نے کسی کو اپنی اولاد بنایا، تم ایک بہت بھاری بات کہہ رہے ہو۔ (بڑی گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہو)۔ (یہ ایسی بھاری بات ہے اور اتنی بڑی گستاخی ہے اللہ کی جناب میں کہ) آسمان پھٹ پڑنے کو ہے زمین شق ہونے کو ہے۔ اور پہاڑ گر پڑنے کو ہیں کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد قرار دی، حالانکہ رحمان کے شایان شان ہی نہیں کہ اس کے اولاد ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ کے بعد اس سورۂ مبارکہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہوتا ہے۔ اور خاص طور پر ان کا معاملہ جو ان کے والد کے ساتھ پیش آیا۔ تو کیسی دلسوزی کے ساتھ انہوں نے اپنے والد کو دعوت دی۔"

يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا

"ابا جان کیوں پوجتے ہیں (کیوں پرستش کر رہے ہیں) ان چیزوں کی جو نہ سنتے ہیں نہ بولتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور آپ سے کسی تکلیف کو دور کرنے کی ان کے اندر کوئی قدرت نہیں۔"

يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ

ابا جان! میرے پاس وہ علم حقیقت آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔ یہی نبوت کی

© rasailojaraid.com

اصل حقیقت یہ ہے کہ نبی کو جو ذریعۂ علم عطا ہوتا ہے وہ نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے ۔ چنانچہ فرمایا فَاتَّبِعْنِی پس آپ میرا اتباع کیجئے! میرے پیچھے چلیے، میری پیروی کیجئے۔

اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا "میں آپ کی رہنمائی کروں گا سیدھی راہ کی جانب"۔ اس قدر دلسوزی کے ساتھ دعو[ت] دینے کے باوجود ________ باپ کا جواب یہ تھا کہ اے ابراہیم کیا تم میرے معبودوں کو چھوڑ رہے ہو؟ کیا تم ان کی تردید کر رہے ہو۔ وَاهْجُرْنِی مَلِیًّا "دور ہو جاؤ مجھ سے، میری نگاہوں سے، نکل جاؤ میرے گھر سے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت فرمائی اپنے والد کا گھر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں جو مقام و مرتبہ عطا فرمایا۔ اسکا بھی یہاں تفصیل سے ذکر ہے۔ ان کے علاوہ اس سورۃ میں حضرت موسیٰؑ کا حضرت اسماعیلؑ کا اور حضرت ادریسؑ کا ذکر ہے، ایک بات جو بڑی پیاری آئی ہے جسکے بین السطور سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اغلباً حضرت جبرئیلؑ سے شکوہ کیا کہ آپ دیر دیر سے آتے ہیں، وقفے وقفے سے آتے ہیں، ہمیں انتظار رہتا ہے، آنحضورؐ کو قرآن مجید سے جو محبت تھی جو شغف تھا اس کی وجہ سے آپؐ چاہتے تھے کہ وحی جلد از جلد نازل ہو۔ لیکن حضرت جبرئیل کی زبان سے جواب دلوایا گیا:

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ۔

"ہم نازل نہیں ہو سکتے مگر آپؐ کے رب کے حکم سے"۔

لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ۔

"ہمارے سامنے جو کچھ ہے اسکا اختیار بھی اسی کو ہے، ہمارے پیچھے جو کچھ ہے اس کا اختیار بھی اسی کو ہے، اور ان دونوں کے مابین جو کچھ ہے اسکا مختار مطلق بھی وہی ہے"۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

"اور آپؐ کا رب بھولنے والا نہیں ہے"۔ یہ تاخیر اور یہ وقفہ جو پڑتا ہے وہ کسی نسیان کی بنیاد پر نہیں ہے۔ یہ حکمت خداوندی پر مبنی ہے ۔ اختتام پر قرآن مجید کا ذکر بڑے دلنشین انداز میں آیا ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ۔

"اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم نے اس قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ آپؐ کی زبان [illegible] حضورؐ کی اپنی زبانِ مبارک بھی ہو سکتی ہے، اور عربی بھی

© rasailojaraid.com

کہ جو آپؐ کی زبان بھی تھی۔ فرمایا ہم نے اس کو آسان بنا دیا ہے ایک تو یہ کہ آپؐ کی زبان سے ادا ہو رہا ہے اور دوسرے یہ کہ آپؐ کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

اور یہ کیوں نازل ہو رہا ہے!

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝

تاکہ آپؐ اس کے ذریعہ سے اہل تقویٰ یعنی اہل ایمان کو بشارت دیں اور جو جھگڑالو لوگ ہیں، جو انکار کر رہے ہیں، نہیں مان کر دے رہے، ان کو خبردار (WARN) کردیں اور تنبیہہ فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں بنائے اور شامل فرمائے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن حکیم کی بشارتوں کا مصداق اور مستحق قرار پائیں۔

بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم
ونفعنی وایاکم بالآیات والذکر الحکیم

© rasailojaraid.com

طالبان علم قرآن کیلئے ایک خوش کن خبر!

دورہ ترجمۂ قرآن کے کیسٹ

موجودہ رمضان المبارک میں تراویح کے دوران

ڈاکٹر اسرار احمد (امیر تنظیم اسلامی)

نے ہر چار رکعتوں سے قبل ان میں پڑھے جانے والے حصۂ قرآن کا ترجمہ اور آیات اور سورتوں کا باہمی ربط بیان فرمایا جسے ۶۰-C کے ۸۳ جاپانی و پاکستانی کیسٹوں میں محفوظ کرلیا گیا۔ جنکی قیمت علی الترتیب -/۲۰۰۰ اور -/۱۳۰۰ روپے ہے خواہشمند حضرات اپنے آرڈر جلد بک کروائیں

۱۔ نشر القرآن کیسٹ سیریز ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون ۸۵۲۶۱۱ / ۸۵۲۶۸۳

۲۔ شائننگ ٹریڈرز، رفیع مینشن بالمقابل آرام باغ کراچی فون ۲۱۴۷۰۹

© rasailojaraid.com